سوال

(223) کی کتنی قسمیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کسے کہتے ہیں ان کی کتنی قسمیں ہیں۔ ان کے عقائد کیا ہیں وہ کافر ہیں یا مومن ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ن عبدالوہاب نجد میں پیدا ہوا تھا۔ جو حنبلی مذہب کا پیرو تھا۔ اس نے عرب میں قبر پرستی وغیرہ رسوم شرکیہ اور کفریہ کے برخلاف آواز اٹھائی تھی گو وہ حنبلی مذہب کا مقلد تھا۔ مگر مذہب اور رسوم میں فرق کرتا تھا۔ اس زمانے کی رسوم شرکیہ اور کفریہ کی سخت تردید کرتا تھا۔ اور زمانہ کی رسوم مٹانے میں رفتہ رفتہ ا

ن شاہ ولی اللہ مرحوم اور آپ کے شاگردوں نے بھی مذہب کو رسوم ملکی سے پاک کرنا چاہا۔ تو حامیان رسوم کی طرف سے ان کو بھی وہابی کا خطاب ملا۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ اصول تھا۔ کہ جو کوئی بھی مذہب کو رسوم سے الگ کر کے رسوم کی تردید کرے۔ وہ محمد بن عبدالوہاب کا پیرو ہے۔ حالانکہ یہ اصول غلط ہے۔

بہر حال وہابی کو ہندوستان میں نہیں تاہم اپنے مذہبی عقیدہ کی رو سے مسلمان ان کو یا ہندوستانی [illegible] وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ (اہل حدیث 10 شوال 1336ھ)

ہمارے عقائد اور اعمال

اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد عبدہ ورسولہ اسلام میں جتنے فرقے ہیں۔ وہ سب اپنے آپ کو حق پر کہتے ہیں۔ دوسرے فریق کو اس غلط عقائد کی وجہ سے گمراہ جانتے ہیں۔ جماعت اہل حدیث کے حق میں بھی غیر اہل حدیث لوگوں کا یہی خیال ہے۔ کے ان کے عقائد غلط ہیں۔ اور ان کے اعمال بھی غلط ہیں۔ ا

کا دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ توحید خداوندی کے متعلق ہے۔ دوسرا حصہ رسالت محمدیہ ﷺ کے متعلق پہلے حصہ کی تشریح ہمارے عقیدہ میں یہ ہے کہ جتنے افعال خدائے تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی ذات سے مخصوص رکھے ہیں۔ ان میں کس کو ذرہ بھر اختیار نہیں۔ مثلاً پیدا کرنا یعنی نیست سے ہست کرنا۔ چنانچہ ارشا

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ کے سوا بھی ہے ؟'' (یعنی نہیں ہے۔ بعد پیدائش فنا کرنا) جیسے فرمایا۔ يُحْيِي وَيُمِيتُ آیت (وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔)

نتیجہ

جو شخص یہ عقیدہ رکھے کے کوئی نبی یا ولی زندہ کرنے پر یا مارنے میں کسی قدر بھی دخل رکھتا ہے۔ تو ہمارے نزدیک وہ مشرک ہے۔ یہاں پہنچ کر میں ایک بڑے بھاری نتیجے پر اطلاع دوں تو بے موقعہ نہ ہوگا۔ کہ مرزا صاحب قادیانی کا قول ہے۔

اور ایسے عقیدہ [illegible] 23 ... لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ۔ (اے رسول! تجھے بھی دنیا کے انتظام میں کوئی اختیار نہیں)۔ نیز فرمایا۔ أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ 79 سورة الزخرف

یا کا انتظام کسی اور ہاتھ میں ہے۔ ؟ نہیں ہم ہی منتظم ہیں۔'' خدا کی ان دو صفتوں کا ظہور اتنا واضح ہے کہ کسی منکر سے منکر کو بھی جرائت انکار نہیں ہو سکتی۔ مولانا مرحوم نے ایک بند میں خدا کی ان دو نو صفتوں کا اظہار یوں کیا ہے۔

خرد اور ادراک رنجور ہیں واں   مہ و مہر ادنیٰ سے مزدور ہیں واں

جہاندار مغلوب و مقہور ہیں واں   نبی اور صدیق مجبور ہیں واں

نہ پرستش ہے رہبان وحبار کی واں

نہ پروا ہے ابرار احرار کی واں

علم غیب

خدا کی تیسری صفت علم غیب ہے۔ جس کی تفسیر خود قرآن نے بتا دی ہے۔ ارشاد ہے

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ 59 سورة الأنعام

خشکی اور سمندر سب جگہ کی پوشیدہ چیزیں جانتا ہے۔ مثلاً ایک بالشت بھر زمین سامنے رکھ لو۔ اس کے اندر جب سے وہ بنی ہے۔ کیا کیا چیز اس میں پیدا ہوئی۔ اور آئندہ کیا کیا ہوگی۔ خدا سب جانتا ہے۔ ایسے علم میں کسی کو پورا یا ادھورا شرک سمجھنا قرآنی نصوص کے بالکل خلاف ہے۔''

مسلمانوں کا بالاتفاق یہ عقیدہ ہے۔ کہ آپ ﷺ کل دنیا سے افضل بلکہ افضل الرسل ہیں۔ اس لئے افضل الرسل کو مخاطب کر کے حکم دیا۔ ۔

قُل لَّا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ 50 سورة الأنعام

کہہ دیجئے کہ نہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں۔ اور نہ میں غیب جانتا ہوں۔''

صفائی سے انکار ہے اور کیسی حق گوئی سے کام لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی ارشاد ہے۔ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ ۔ میں نہیں جانتا کے آج سے اگلے دن میں اور اس گھڑی سے اگلی گھڑی میں مجھے کیا پیش آئے گا۔ اور تمھیں کیا اچھا رہوں گا یا بیمار زندہ رہوں گا یا فوت ہو جاؤں گا) اس طرح اللہ کی ایک صفت

ہے میرے سوا جو عاجزوں کے دعائیں قبول کرے اور تکلیفیں دور کرے۔ پس خدا کے سوا کسی کو قاضی الحاجات یا دافع البلیات سمجھنا ہمارے عقیدہ میں شرک ہے۔ ''شیخ عطار مرحوم نے کیا ہی سچ کہا ہے۔

دربلا یاری مخواہ از ہیچ کس زانکہ نبود جز خدا فریادرس

بلکہ اس سے بھی واضح کہا ہوا ہے۔

غیر حق راہر کہ خواند اے پسر کیست دردنیا ازو گمراہ تر

اس لئے ہم اپنے عقیدہ کے رو سے یہ رباعی غلط سمجھتے ہیں۔

امداد کن امداد کن از بند غم آزاد کن دردین ودنیا شاد کن یا شیخ عبد القادرا

ری خرابی اس رباعی کے چوتھے مصرعے میں ہے۔ کیونکہ اس میں خالق کی بجائے مخلوق کو پکارا گیا ہے۔ اگر اس مصرعے کو یوں تبدیل کیا جائے۔ تو ساری رباعی صحیح ہوجائے۔ یعنی یوں کہا جائے۔ حقا مرا امداد کن۔ یہ تو ہمارا عقیدہ کلمہ شریف کے پہلے حصہ کے متعلق کلمہ شریف کا دوسرا حصہ یعنی محمد رسول اللہ

بیچارہ خسرو خستہ را۔ خوں ریختن فرمودہ اند۔

عالم یہ منت یک طرف۔ آں شوخ تنہا یک طرف

اس لئے ہمارا عقیدہ اور قول ہے۔

ہوتے ہوئے مصطفےٰ ﷺ کی گفتار مت دیکھ کسی قول وکردار

ن محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانیؒ بھی یہی تعلیم دیتے ہیں۔ ''یعنی کتاب وسنت کو اپنا امام بنالو۔ اور ادھر ادھر کی باتو ںکو مت دیکھو۔ کیونکہ مقولہ مشہور ہے۔ الصباح یغنی عن الصباح (صبح کے نمودار ہوتے ہوئے چراغ کی ضرورت نہیں رہتی۔)

ران اسلام!

یہ ہیں ہمارے عقائد ان پر بھی کوئی مہربان ہم پر حملہ یا طعنہ کرے تو ہمارا جواب یہی ہوگا۔

مکش بہ تیغ ستم والہان سنت را نہ کردہ اند بجز پاس حق گناہ وگر

ہے مختصر بیان ہمارے عقائد کا اب میں اپنے اعمال کا ذکر بھی تھوڑا سا کرتا ہوں۔ اعمال شرعیہ میں سے سے پہلا عمل نماز ہے جس کی بابت کہا گیا ہے۔

روز محشر کے جانگداز بود اولیں پرسش نماز بود

ب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا۔ ہماری نماز جس طرح ہم پڑھتے ہیں۔ ۔ اس کی صحت کا معیار بالکل آسان مل سکتا ہے۔ ہماری نماز کے امتیازی مسائل رفع الیدین اور آمین بالجہر ہیں۔ تیسرا مسئلہ فاتحہ خلف الامام ہے۔ ادھر ہم نماز پڑھتے ہیں۔ ادھر صاحب کوئی مشکوٰۃ کھول کر باب صفۃ الصلوٰۃ پڑھنا شروع کرد۔

م کی وفات کشمیر میں نہیں ہوئی۔ بلکہ اپنے وطن میں ہوئی۔ مگر کشمیر کے شہر سری نگر کے لب دریا ایک مسجد ہے۔ جس میں ایک حجرہ ہے۔ مغفور اس میں بیٹھا کرتے تھے۔ وہ حجرہ سال بھر بند رہتا ہے۔ ایک مقررہ دن کھلتا ہے۔ اس دن مسجد میں اور اس کے اردگرد اتنا ہجوم ہوتا ہے۔ کہ تل دھرنے کی جگہ

۔(17زی الحجہ 64ھ)

گدایاں رازیں معنی خبر نیست کہ سلطان جہاں باماست امروز

1۔ اجلاس جمعۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب منعقدہ بمقام امرتسر

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص413-419

محدث فتویٰ